گجرات فسادات: ۱۰ / سال بعد حالات تو بدل چکے ہیں مگر ذہنیت نہیں بدلی ہے

متاثرین اب بھی احساس کمتری میں مبتلا ہیں

گجرات کی تصویریں کہہ رہی ہیں کہ مسلمانوں کی کیا صورت حال ہے، جامعہ میں گجرات فسادات کے چشم دید گواہوں نے سچائی بیان کی

محمد رضا فراز

نئی دہلی: گجرات فسادات بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے کرایا منظم فساد تھا جس میں سرکار سطح پر ثبوتوں کو مٹانے اور گواہوں کو دھمکانے منظم انداز میں کوشش کی گئی مگر حق پسند لوگوں کی کوششوں سے گجرات فسادات کے مجرمین کے لیے اب عذاب کا وقت آگیا ہے اس میں بہت حد تک ان لوگوں کا دخل ہے جنھوں نے گجرات سرکار کے ظالمانہ رویوں کے باوجود کورٹ میں آکر لوگوں نے گواہی دی۔ آج اسی مظلومین اور متاثرین کو ہم آپ کے روبرو لاکر ان کی زبانوں سے گجرات کے حالات سنا رہے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار گجرات فسادات سے متعلق جامعہ ملیہ اسلامیہ میں منعقد پروگرام میں سماجی کارکن اور گجرات فسادات کیس کی عدالتی چارہ جوئی کرنے والی خاتون تیستا سیتلواڑ نے کیا۔ اس موقع پر گجرات فسادات کے چشم دید گواہوں نے پروگرام میں فسادات کے چشم دید حالات بتائے اور ان گواہوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جنھیں سچائی کو کورٹ کے سامنے پیش کرنے کے لیے سینکڑوں دھمکیوں اور پریشانیوں سے گزرنا پڑا۔ مایا کوڈنانی کے جرائم کے چشم دید گواہ امینہ بیلی اور ولا اور امراء سید نے کہا کہ اس کیس میں ہم ۱۳ لوگوں نے مایا کوڈنانی کے جرم کی شہادت دی ہے، مایا کوڈنانی نے برسرعام لوگوں کو مسلمانوں کی قتل وغارت گری پر ابھارا تھا، اور خود بھی مسلمانوں کے خلاف تشدد میں حصہ لیا تھا۔ ہمیں ان کے خلاف گواہی دینے میں بہت زیادہ دھمکیاں اور لالچ دی گئی مگر ہم نے اس کورٹ میں جاکر گواہی دی اور جج نے ہمارے لیے سیکوریٹی کا بھی انتظام کرایا۔ شکیلہ بانو انصاری نے بتایا کہ جب کورٹ میں گواہی دینے جاتے تھے تو وکیل دفاع کی طرف سے ہم سے الٹے سیدھے سوالات پوچھے جاتے تھے مگر جج صاحبہ نہایت رہنمایانہ کردار ادا کرتے ہوئے اس کیس پر فیصلہ سنایا ہے یہ فیصلہ ہندوستان کی تاریخ میں فرقہ وارانہ فسادات کے حوالے سے اہم مانا جائے گا۔ اس موقع پر گلبرگ سوسائٹی اور نروڈا پاٹیا کے متاثرین اور چشم دید گواہوں نے اپنے اپنے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ تیستا سیتلواڑ اور ان کی تنظیم نے ہماری ہر سطح پر مدد کی اور حقیقت پسندانہ اس فیصلہ کی سماعت ہوسکی۔

مکل دوبے نے کہا کہ حقیقت کچھ دیر کے لیے دب ضرور جاتی ہے مگر مظلوموں کو انصاف ضرور ملتا ہے اور آج ہم ظالموں کے خلاف لڑائی لڑنے میں کامیاب ہورہے ہیں۔ دوسری طرف گجرات فسادات کے حقائق پر مبنی تصاویروں کی نمائش بھی کرائی گئی جو آج دس بجے دن سے لے کر لگاتار شام تک ایم ایف حسین آرٹ گیلری میں جاری رہی۔

نئی دہلی: گجرات فسادات کی مناسبت سے جامعہ میں منعقدہ پروگرام کا ایک منظر۔۔۔۔۔۔۔(تصویر: انقلاب)

’موت کا خوفناک منظر آج بھی ہمارے سامنے ہے‘

- میرے گھر کے ۹ رلوگوں کو میری آنکھوں کے سامنے شہید کردیا گیا: فاطمہ بی
- ظالموں نے میرے بھائیوں کا پہلے گلا کاٹا پھر آگ کے سپرد کردیا: شکیلہ انصاری
- سیشن کورٹ کے فیصلہ پر چشم دید گواہوں نے خوشی کا اظہار کیا، لڑائی جاری رکھنے کا اعلان

ممتاز عالم رضوی

نئی دہلی: نرودا پاٹیا میں ظالموں نے جس بے رحمی سے ہمارے بچوں، بچیوں، جوانوں اور بزرگوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے، وہ خوفناک منظر آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ نریندر مودی یا ان کے حامی لیڈران کچھ بھی کہیں لیکن اب ۲۰۰۲ء کے مظالم کی پردہ پوشی نہیں کی جاسکتی۔ ہم سیشن کورٹ کے فیصلے سے خوش ہیں جس نے نرودا پاٹیا معاملہ میں مجرمین کے خلاف سخت سزا سنائی ہے لیکن ہم ان لیڈران اور افسران کو بھی سزا دلانے کے لیے جدوجہد کریں گے جو اپنے آپ کو فی الحال بچانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار نرودا پاٹیا کے ان گواہوں نے کیا ہے جن کی گواہی پر سماعت کرتے ہوئے سیشن کورٹ نے ۹۷ رلوگوں کے قتل کیے جانے کے معاملہ میں گزشتہ ۲۹ راگست کو گجرات کی سابق وزیر اور رکن اسمبلی مایا کوڈنانی، آر ایس ایس لیڈر بابو بجرنگی سمیت ۳۲ رمجرمین کے خلاف سخت فیصلہ سنایا ہے۔ وہ نمائندہ انقلاب سے گجرات ۲۰۰۲ء سے ۲۰۱۲ء تک کی صورت حال پر گفتگو کر رہے تھے۔ واضح رہے کہ نرودا پاٹیا کے اہم گواہوں میں سے امینہ عباس بی، عشرت جہاں، شکیلہ انصاری، محمد یوسف شیخ، سید دلاور، فاطمہ بی ان دنوں معروف سماجی کارکن اور صحافی تیستا سیتلواڑ کی دعوت پر دہلی میں منعقد پانچ روزہ سیمینار اور ورکشاپ میں شرکت کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔

گجرات ۲۰۰۲ء سے ۲۰۱۲ء تک

پہلی قسط

شکیلہ انصاری نے ظلم کی داستان بیان کرتے ہوئے کہا کہ میرے گھر کے ۸ رلوگوں کو میری آنکھوں کے سامنے شہید کردیا گیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے محبوب احمد، شبیر احمد، زبیدہ بانو، شبنم بانو، ثمینہ بانو، محمد آصف، محمد ندیم اور قدرت بی بی کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔ میرے بھائیوں کا پہلے تلوار سے گلا کاٹا، اس کے بعد انھیں آگ کے حوالے کردیا۔ ۱۲ رسال کی معصوم بچی شبنم بانو کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ ناقابل بیان ہے۔ میں نے درندوں سے اپنے آپ کو کیسے بچایا اور کس طرح اپنے اہل خانہ کی لاشوں پر چل کر جان بچائی ہے وہ میرا دل جانتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا تاکہ میں ظالموں کے خلاف گواہی دے سکوں اور انھیں کیفرِ کردار تک پہنچا سکوں۔ شکیلہ انصاری نے کہا کہ ۱۰ رسال بعد جب ہم کو انصاف ملا ہے اور ظالموں کو سزا سنائی گئی ہے۔ تو ان کے اہل خانہ رو رہے ہیں، آنسو بہا رہے ہیں۔ جو لوگ سزا ملنے پر آنسو بہا رہے ہیں انھیں سوچنا چاہیے کہ وہ تو جیل میں جاکر اپنے بیٹوں اور بھائیوں سے ملاقات کرسکتے ہیں کیونکہ وہ زندہ ہیں لیکن ہمارے دل سے پوچھو کہ ہم نے سب کچھ کھو دیا۔ ہمارا پورا گھر شہید کردیا گیا۔ شکیلہ انصاری کی مانند فاطمہ بی بھی اپنی دردبھری داستان کو بیان کرتے ہوئے رو پڑتی ہیں۔ انقلاب سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ میرے گھر کے ۹ رلوگوں کو میری آنکھوں کے سامنے شہید کردیا گیا۔ ممتاز بی بی، رابعہ بی بی، غوثیہ بانو، فرحانہ بانو، وسیم اکرم، شاہجہاں، شرف الدین، آصف، شفیق، کوثر بانو اور زینب بی بی کو میری نظروں کے سامنے مارا اور زندہ جلایا گیا۔ (باقی صفحہ ۹ پر)

نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پروگرام کے دوران نمائندہ انقلاب سے گفتگو کرتے ہوئے نرودا پاٹیا کے عینی شاہدین